تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱ر

پیشگی
قیمت
اندرون ملک
بیرون ملک

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اخبار الفضل

ہفتہ میں دوبار

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

جلد ۱۱	مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۲ ہجری	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۸ اپریل ۱۹۲۴ء	نمبر ۷۹

جماعت احمدیہ قادیان اور مجلس انگورہ

ایک غلط بیانی کی تردید

خلیفہ عبدالمجید خاں سے ترکوں کا ظالمانہ سلوک

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سکرٹری جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ نے حسب ذیل تار ہندوستان کے معزز اردو اور انگریزی اخبارات کو بھیجا ہے۔

اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ کسی جامعہ احمدیہ کے امام نے انگورہ کو خلافت کے اڑا دینے پر مبارکباد کا تار دیا ہے۔ ہم اس کے متعلق اعلان کرتے ہیں کہ یہ تار جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم ترکی خلافت کے قائل نہیں ہیں جیسا کہ سب لوگوں کو معلوم ہے لیکن ہم ترکوں کے اس رویہ کو جو انہوں نے اس شخص سے کیا ہے۔ جسے چند دن پہلے وہ خلیفہ تسلیم کر چکے تھے۔ سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ہمارے امام کا اعلان اس بارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ ترکوں کا یہ فعل نہایت ظالمانہ تھا؛

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۴ اپریل بعد از نماز ظہر سوا دو گھنٹے مسجد اقصےٰ میں وہ شاندار اور پرجلال تقریر فرمائی کہ سبحان اللہ وبحمدہ عنقریب ہم اس کو الفضل میں چھاپ دینگے۔

۴ اپریل جمعہ کے روز ہمارے بہت سے احباب بھامبڑی میں گئے جہاں کے لوگوں نے کہہ رکھا تھا کہ یہاں ہم مناظرہ کرائینگے وہاں پہنچنے پر مولوی ثناء اللہ وغیرہ کی پارٹی نے مباحثہ سے انکار کیا۔ اور ہمیں بلانے والوں نے اقرار کیا کہ آپ حسب وعدہ بیشک پہنچ گئے۔ اور اس کا بہت سے طالبان حق پر اچھا اثر پڑا۔

۴-۵-۶ اپریل کو احمدیہ ٹورنمنٹ ہوا۔

غیر احمدیوں کی طرف سے تھانہ میں غالباً بلوہ کی رپورٹ ہوئی جسکی تفتیش کیلئے پولیس نے کارروائی شروع کی کی

اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم

قادیان میں غیر احمدیوں کا جلسہ

(خاص رپورٹر کی رپورٹ)

یکم ۔ دوم ۔ سوم اپریل غیر احمدیوں کا جلسہ تھا جس بد تہذیبی ناشائستگی ۔ بد خلقی ۔ بیہودگی کا نمونہ ان آنے والے مولویوں نے دکھایا ۔ وہ ثابت کر رہا تھا کہ اس وقت واقعی ایک مصلح ایک مامور کی ضرورت ہے۔

ان علماء کہلانے والوں کا تمسخر ۔ استہزاء حد سے بڑھا ہوا تھا ۔ بات بات پر عاشقانہ گندے شعر اور بیہودہ ضرب المثلیں اور مخرب اخلاق کہاوتیں اور گندے مذاق و لطیفے اور ہنسانے والی کہانیاں ۔ بس یہ وہ آیات و احادیث تھیں جن پر ان مولاناؤں ان اسلام کے رہنماؤں ان دین کے ستونوں کو ناز تھا ۔ میری آنکھیں ترستی ہی رہ گئیں کہ یہ مولوی بھی کوئی اسلامی حرکت کریں ۔ مگر ہاتھ ہلا ہلا کر بتا دینے کرنا ناچنا ۔ بحرکت خصوصاً بڑھے ڈربھنگی کا باریش سفید خمیدہ کمر کا شکانا اور اچھاتہ رہا ۔ اور سر کو بار بار پھرانا حیران کئے دیتا تھا کہ ان لوگوں کی حالت ایسی کیوں مسخ ہو گئی۔

ان کے آپس میں ایک دوسرے سے چُہل ۔ ضلع جگت اور اشارے کنائے ۔ غمزے دیکھ دیکھ کر شبہ پڑ جاتا تھا کہ یہ کوئی اسلامی جلسہ ہے یا بھانڈوں اور نقالوں کی محفل ۔ خدایا تیری پناہ ۔ واللہ سچ کہتا ہوں جو شریف بھی دیکھتا وہ آٹھ آٹھ آنسو بہاتا تھا ۔ کہ ان کو کیا ہو گیا ان کو اپنے جبہ و دستار اپنی لانبی لانبی ڈاڑھیوں کا بھی پاس نہیں ۔ اور یہ لغو یہ بیہودہ یہ غیر اسلامی حرکات کر رہے ہیں۔

منشی حبیب اللہ کی تو محض عجائب حسبنا لہ خوان ہو رہا تھا ۔ سوائے بھان بھان کے کچھ نہ تھا ۔ نہ عقل نہ ... مرزا صاحب نے یہ لکھا وہ لکھا ۔ جیکوئی پچھے کہتے لکھا ہے تو اگر ہے صفحہ فلاں سطر فلاں چھاپے خانہ ... والا لاحول ولا قوۃ بھلے آدمی پہلے یہ تو سمجھ کر اختلاف اور تناقض کہتے کس کو ہیں ۔ ایک آیت کی کئی تفسیریں ظہر ۔ و بطن اور ایک ایک بطن کے کئی رنگ تو کمال علم پر دال ہیں ۔ نہ کہ کسی نقص پر ۔ اسی طرح مختلف توجیہات ہوتی ہیں انکو تناقض نہیں کہتے

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا رنگ نہیں جما تین بار بولا ۔ اور اپنا گند ہی کھولا ۔ متفرق باتیں نہ کوئی مضمون ۔ نہ ترتیب بس چند بیہودہ شعر اور مجلس وعظ میں بتاشے اور ہمکنا اور گھومنا ۔ پہلی تقریر میں آپ نے پہلی بار قادیان آنے کا ذکر کیا اور جھوٹ کہا کہ اعجاز احمدی میں میرے قادیان نہ آنے کی پیشگوئی تھی مگر میں آ گیا ۔ (حالانکہ اعجاز احمدی میں پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے نہ آنے کا ذکر ہے) پھر آریہ سماج مندر میں اترنے اور آریوں کی مہمان نوازی کا شکریہ تھا الجنس یمیل الی الجنس ۔ ان کے ایک مقرر نے تو آریوں اور سکھوں (خدا رسول کے دشمنوں) کو صحابہ کا مثیل کہہ دیا کہ انہوں نے ہمارے مولویوں کے لئے اپنے مکان خالی کر دئے ہیں پھر پولیس و مجسٹریٹ پر گویا اپنا رعب جمانے کے لئے کہا کر از روئے تعزیرات ہند ہمیں ایک پبلک آدمی اور مدعی پر نکتہ چینی کا حق حاصل ہے ۔ گویا گالیاں دینے کی تمہید باندھی ۔ اس کے بعد ایک طرف کہا کہ مرزا صاحب مولویوں کو بدذات اور یہودی خصلت کہہ چکے ہیں دوسری طرف لعنت بملعون والے شعر کو پڑھ کر گولڑہ کے ماننے والوں کو اکسایا اور صد حسین است در گریبانم کا ترجمہ سو حسین میرے کیسے میں پڑا ہے کر کے پھر انبیاء گرچہ بودہ اند بسے اور تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ۔ سنا کر لوگوں کے جذبات کو خوب بھڑکا دیا ۔ اور جب دیکھا کہ اب جوش پھیل گیا ہے لوگوں کی عقلیں ماری گئی ہیں تو پھر اسپر خوشی کا اظہار کیا کہ قادیانی قلعہ پر بولشویک قبضہ ہو گیا ہے بھائی آ گئے ہیں اور تمسخر سے کہا کہ میں مدد کیلئے تیار رہوں جیسے معاویہ علی کی (خیر اپنی پوزیشن اچھی مقرر کی) پھر اپنی کارگذاریاں دکھانی شروع کیں۔

قسم کھانے کو تیار رہوں بشرطیکہ میرے نہ مرنے کی صورت میں احمدیہ جماعت میری بیعت کرے اور پھر شہادات مرزا کا ذکر کیا کہ ایک ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ اب تک جواب نہیں آیا تھا ۔ اسوقت رسید رجسٹری دکھائی گئی اور میر قاسم علی صاحب نے باواز بلند کہا ۔ کہ جواب بھیجا جا چکا ہے ۔ بس پھر گھگی بندھ گئی ۔ اور ایسا دم بخود ہوا کہ کچھ بات نہ بن آئی ۔

۳ اپریل

دوسرے روز پہلے کچھ بدر عالم نام ایک مولوی نے ژاژ خائی کی کہا کہ نبی کی تیسری قسم نکل آئی ۔ نبی اشتہاری ۔ نبی کو اشتہار کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ گویا محمد رسول اللہ صلعم کے لئے بار بار تبلیغ کا حکم نبوت کے منافی تھا ۔ یہ ہے مولویوں کا ایمان ۔

اور کہا کہ مرزا صاحب عیسیٰ کو کہیں تماشہ دکھانے والا ڈگڈگی بجانے والا کہتے ہیں (لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔ رپورٹر)

مطلب یہ تھا کہ حاضرین کے جذبات برانگیختہ کر دوں ۔ پھر کہا کہ مرزا صاحب کی مثال ٹیڈی کی طرح ہے ۔ جو ٹانگیں آسمان کی طرف کر کے سوتی ہے ۔ کہ آسمان گرے تو سنبھال لوں ۔ بعرض بہت دل آزار اشتعال انگیز کلمات کہے ۔ کہا کہ مسیح مردے زندہ کرتا یہ زندوں کو مردے کرنے آیا تھا ۔ بننے کو تو مسیح موعود ۔ نبی بلکہ خدا تک ہیں ۔ مگر مسیح موعود کے کام نہیں دکھائے اسوقت تلوں کے قرضہ والی مثال صادق آتی ہے ۔ جب اسباب جائداد سنبھالنے کیلئے ایک شخص ہاں ہاں کہتا جاتا تھا ۔ مگر جب قرضہ کا ذکر آیا تو کہنے لگا کوئی اور بھی بولو ۔

بڑھا ڈربھنگی اٹھا ۔ اور کمر مٹکاتے کہا ۔ کہ ہم سے منوانے کیا ہیں پہلے دعویٰ تو معین کر لو ۔ حائضہ ہونا منواؤ ۔ حاملہ ہونا منواؤ یا کرشن ہونا یا آریوں کا بادشاہ ہونا جس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے کہا فلاں شاہزادی سے میرا نکاح ہو گیا ہے ۔ صرف فرق یہ ہے کہ میں تو مانتا ہوں وہ نہیں مانتی

مرزا کی کتابوں میں اسقدر اختلاف ہے کہ ایک پنے تا بعداروں کو بھی سینہ ڈلوا کر الگ ہو جائیگا ۔ اور کہدیگا کہ میں تو فلاں کتاب میں اسکے خلاف لکھ چکا ہوں فرعون نے شیطانوں کے موت (بول) سے بارش کرائی ۔ شراندہ پھیلی تو کہا گیا جیسے آپ خدا ویسی بارش ۔ یہی حال مرزا کی وحی کا ہے جیسے آپ ویسے ہی وحی ۔ مرزا صاحب کے بیسیوں جھوٹ ہیں ۔ جیسے ایک شخص نے کہا تھا ۔ ہمارا طویلہ اتنا بڑا ہے ایک گابھن گھوڑی دروازہ تک پہنچتی بچہ دیتی ہے ۔ سننے والے نے کہا ہمارے ہاں ایک بانس تھا جسکو ہلا کر ہم بارش برسا لیا کرتے تھے ۔ اس نے پوچھا جھوٹے کہیں کے وہ بانس رکھتے کہاں تھے کہنے لگا تمہارے طویلہ میں غرض اس قسم کی بہت سی بکواس تھی ۔

پولیس آفیسر و مجسٹریٹ کے سامنے یہ سب کچھ کہا یہ لوگ انکو ہم مذہب سمجھکر گویا یہ سمجھتے تھے کہ ان کی موجودگی اس لئے ہے کہ ہم جو جی میں آئے کہہ لیں میں نے کئی باتیں نہیں لکھیں تا احباب جماعت احمدیہ کو تکلیف

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
مورخہ ۸ اپریل ۱۹۲۴ء قادیان دارالامان

تحریک چالیس ہزار

پر مخلصانہ لبیک

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر ایک تحریک پر جماعت احمدیہ کے مخلصین نے جس ذوق وفاداری وشوق فداکاری سے لبیک کہا ہے۔ اس کی مثال صرف اور صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں مل سکتی ہے۔ حال ہی میں حضور نے جو تحریک چالیس ہزار کے لئے فرمائی ہے۔ اس کے متعلق دو خطوط کا اقتباس دیا جاتا ہے۔ تا اپنے دوستوں کے لئے موجب ازدیاد ایمان اور مخالفوں پر باعث اتمام حجت وبرہان ہو۔

پہلا خط اس دوست کا ہے جو حضور کا ہم جماعت اور بچپن کا بے تکلف دوست ہے۔ اس خط سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضور کی زندگی ابتدا ہی سے کیسی پاکیزہ اور تقوے وطہارت میں ضرب المثل رہی ہے۔ بچپن کے بے تکلف دوستوں میں یہ عقیدت یہ ارادت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ اپنے رفیق میں معجزانہ روحانیت نہ دیکھیں۔

"میرے پیارے آقا۔ میں نے حضور کی تحریک چالیس ہزارہ پڑھی ہے۔ بخدا ہزاروں لاکھوں دعائیں رونگٹے رونگٹے سے نکل رہی ہیں۔ کہ خداوند عالم قدیر وتوانا حضور کو خارق عادت طور پر لمبی عمر با اقبال باکرامت عطا فرمائے جس فاروقی قوت وشان سے حضور جماعت کو ترقی کے میدان میں بڑھائے لیجا رہے اور جس سبک پردازی وتیزی سے حضور بجانب ..... پرواز فرما رہے ہیں اس کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان جو حضور کی نسبت ہے۔ کہ جلد جلد بڑھیگا۔ یاد آتا ہے۔ اور ایمان کی تازگی کا باعث ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ خبردار کوئی یہ نہ کہے کہ چندہ چندہ"۔ آقائے نامدار یہ کوئی کہہ ہی کیسے سکتا ہے۔ کیا جب بیعت کر لی تو پھر کچھ باقی بھی رکھ لیا تھا۔ بیعت کے وقت تو جو کچھ تھا۔ وہ حضور کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ اور پھر جو کچھ ہے وہ حضور سے بطور قرضہ یا امانت کے طور پر لیا ہوا ہے۔ اب کیا جب حضور یہ قرضہ یکمشت یا بالاقساط واپس طلب فرمائینگے۔ تو اسکی واپسی میں کس کو عذر ہو سکتا ہے۔ یہ تو حضور کا احسان ہے۔ کہ اس قرضہ یا امانت سے خدام کو ایک حد تک فائدہ اٹھانے دیتے ہیں۔ جب جان ہی بیعت کر کے بیچ دی تو مال کیا باقی رکھ لیا تھا پیارے آقا! انشاء اللہ العزیز ہم تن کا آخری کپڑا اور خون کا آخری قطرہ حضور پر اور حضور کے فرمان پر اپنے خدا کیلئے پیارا اسلام کے لئے۔ عزت سرور کائنات کے لئے اور نام حضرت مغفور جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دینگے۔ خدا اپنے فضل و رحم سے ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین آمین ثم آمین۔ میرے ہاتھ میں جس جس وقت روپیہ آتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز اسی وقت دیدوں گا۔ (خدا تعالےٰ توفیق دے۔ آمین)

مرزا احمد بیگ جمعدار انکم ٹیکس انسپکٹر سیالکوٹ

۲

آنحضور کا اعلان تائید دین کا وقت ہے۔ پہونچا دل کو از حد خورمی اور فرحت حاصل ہوئی۔ مگر حضور میں تو اپنی طاقت اور حیثیت کو مدنظر رکھکر یوسف کی خریدار بوڑھی کے قول کو اپنی زبان پر اس طرح لاتا ہوں۔

بڈھی کولے سوتر اٹی لین یوسف نوں تہائی
میں بھی وچ دلالاں گنیاں جگوچہ رہے کہانی

میری پنشن کی آمدنی ماہوار بارہ روپیہ ہے دوکان مختصر ہے۔ جس کی آمدنی چار چھ روپیہ ماہوار ہو گی۔ گھر کے چار پانچ آدمی کا اسی آمدنی میں گذارہ ہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے زیادہ توفیق عطا فرماوے دل میں تڑپ تو زیادہ ہے۔ مگر حقوق اہل وعیال مجبور کرتے ہیں۔ آمدنی کے لحاظ سے تو مجھے اس مد میں چندہ پانچ یا سات روپے دینا چاہیئے تھا مگر میرے پاس اس وقت دس روپے کا نوٹ تھا اس کو توڑنا مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے اب میں اس چندہ کو ایک ہی قسط میں ادا کرتا ہوں۔ حضور میرے لئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ زیادہ توفیق فرمائے۔ ایک عرض حضور سے اور کرتا ہوں۔ ایک بکری ہمارے پاس ہے۔ ہماری عورت کہتی ہے۔ کہ اس کو فروخت کر کے جو قیمت وصول ہو۔ وہ بھی اس چندہ میں دیدو۔ میں بھی خوش ہوں۔ جب وہ فروخت ہو گی تو اس رقم کو اور مبلغ دس روپے کو ارسال خدمت عالیہ کردونگا۔

(خاکسار کوٹ دفعدار سید محمد شاہ احمدی فتحپوری)

مسیح موعودؑ کس کے مرید تھے

ایک صاحب، جو صوفی اور پیر پرست بلکہ قبر پرست ہیں۔ وہ فرمانے لگے۔ کہ مرزا صاحب قبلہ کسی پیر مرد کے مرید نہ تھے۔ اس لئے انکو بیعت لینے کا حق حاصل نہیں۔ میں نے کہا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس کے مرید تھے اسی کے حضور بھی مرید تھے۔ فرمانے لگے کہ امت محمدیہ میں چراغ سے چراغ جلتا چلا آیا ہے۔ کوئی ایسے بزرگ کا نام لو جو کسی کا خود مرید نہ ہو۔ اور وہ امام مانا گیا ہو احمدی احباب کو اس اعتراض کا الزامی جواب یاد رکھنے کے واسطے درج کرتا ہوں کہ وہ نوٹ کر لیں۔

حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء دہلوی کے ملفوظات میں جو ان کے مرید خاص علی بن محمود جاندار نے بطور روزانہ ڈائری کے لکھی ہیں جس کا نام درنظامی ہے

ے حضرت اقدس کا شعر ہے۔

دگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در دبستان محمد

صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے۔ کہ حضرت محبوب الٰہی نے حضرت امام فخر الدین رازی کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امام فخر الدین رازی کی کتاب مکتوب عین القضات ہمدانی فارسی ہے۔ مگر نہایت قابل تحسین اور اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ سبحان اللہ چوبیس سال کی عمر میں انہوں نے کیا کمال حاصل کیا۔ علم منطق و کلام اور تمام علوم میں کامل و اکمل تھے۔ اور خیر یہ باتیں تو اس عمر میں ممکن ہیں۔ مگر تعجب کی یہ بات ہے کہ کمال حال کیونکر حاصل ہوا۔ اور پھر یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ وہ کسی کے مرید نہ تھے۔ اگرچہ بعض لوگوں کا گمان ہے۔ وہ شیخ احمد غزالی کے مرید تھے۔ مگر ان کی باہمی خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ کیونکہ ایک مکتوب جو حضرت عین القضات نے خواجہ احمد کو لکھا تھا۔ میری نظر سے گذرا ہے۔ اور اس خط کا مضمون یہ ہے۔ کہ عین القضات سے کسی نے بیان کیا کہ خواجہ احمد آپ کو برا کہتے ہیں۔ تو عین القضات نے اپنے مکتوب میں یہ بیت لکھا ؎

تا شنیدم کہ بندہ را بد گفتی
ہم شاد شدم کہ از منت یاد آمد

خواجہ احمد نے اس کے جواب میں لکھا۔ کہ فرزند قرۃ العین کو معلوم ہو۔ کہ جس کسی نے یہ خبر انکو پہنچائی۔ بالکل غلط ہے۔ میں ان کے غلامان کی طرف بھی برا خطرہ دل میں نہیں لاسکتا۔ پھر ان کی بدگوئی کس طرح کرسکتا ہوں۔ بحق اللہ تعالیٰ و بحق صحبت پاکان و خاک پائے عزیزان قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ ؎

تا رخ زعمت بحق ز دل می شنوم
ہرگز نبود کہ من ترا بد گویم

اس کے بعد حضرت محبوب الٰہی نے فرمایا کہ جب عین القضات اور امام غزالی کو لوگوں نے دقائق علوم اور ایسی ایسی باتیں بیان کرنے کے سبب سے متہم کیا جو بظاہر شریعت میں ان لوگوں کو مردود معلوم ہوتی تھیں۔ تو ان کے قتل کرنے کی تجویز کی تب امام غزالی نے اپنے عقائد کے بیان میں ایک رسالہ تصنیف کیا۔ اور اس خطرہ سے بچ گئے۔ عین القضات سے بھی لوگوں نے کہا کہ آپ بھی ایک رسالہ میں اپنے عقائد لکھدیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے اللہ تعالےٰ سے دعا سحری میں درخواست کی ہے۔ میں تیری راہ میں سوختہ ہوجاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ آپکو ایک بوری میں بند کرکے اوپر سے رال ڈالکر آگ دیدی۔ بعد مرگ آپ کے اسباب کی تلاش میں یہ ایک رباعی آپ کی تصنیف ملی۔ رباعی

بارگ۔ پیری ز خدا خواستہ ایم ٭ درجملہ جہاں ایں بدعا خواستہ ایم
گرد وست۔ ہماں کند کہ ملخواستہ ایم ٭ ما آتش الفت و بوریا خواستہ ایم

دیکھو ملفوظات ص ۱۵

اس میں تین باتیں قابل سبق ہیں۔ اول بغیر مرید ہوئے وہ امام تھے۔ دوسرے بزرگوں کی باتوں کو ہمیشہ لوگ نہیں سمجھتے رہے۔ تیسرے ان کے درپئے آزار رہے۔ اور قتل تک کرنے سے باز نہ رہے۔

محقق دہلوی

مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء میں جماعتوں کے نمائندے

۲۲۔ مارچ ۱۹۲۴ء کو مجلس شوریٰ میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی نے بعد مشورہ یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جو نمایندگان اس مجلس شوریٰ میں شریک ہوئے ہیں۔ وہی آئندہ کے لئے دوسری مجلس شوریٰ تک نمائندے قرار دئے جائینگے اور ساتھ ہی یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ اس بات کا اخبار کے ذریعہ اعلان کردیا جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل احباب جو ۱۹۲۴ء کی مجلس شوریٰ میں بطور نمائندہ شامل ہوئے ہیں۔ وہی آئندہ مجلس شوریٰ تک نمائندہ قرار دئے جاتے ہیں۔

جن جماعتوں کی طرف سے کوئی نمائندہ نہیں شامل ہوا انکو اختیار ہے کہ وہ اب اپنا نمائندہ منتخب کرکے مجھے اس کے نام سے اطلاع دیں۔ تا اس کا نام بھی درج رجسٹر کرلیا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی جماعت اعلان شدہ نمایندگان کے متعلق کسی قسم کی تبدیلی کرنا چاہتی ہو تو وہ بھی اطلاع دے۔ تا اسکے مطابق تبدیلی کردیجائے۔

نمائندہ کے انتخاب کے متعلق احباب یہ یاد رکھیں کہ سکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان کو خود بخود ہی کسی کو نامزد نہیں کردینا چاہئیے۔ بلکہ تمام جماعت کے سامنے معاملہ کو پیش کرکے ان کے مشورہ سے نمائندہ انتخاب کرنا چاہئیے۔ اور پھر نمائندہ کے نام کے متعلق اطلاع دیتے وقت اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ تمام جماعت کے مشورہ سے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ اور پھر اسی اطلاع پر سکرٹری و پریذیڈنٹ یا امیر کے دستخطوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔

خاکسار رحیم بخش ایم۔ اے سکرٹری مجلس مشاورت قادیان

۱۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان
۲۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب لفٹنٹ 〃
۳۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب 〃
۴۔ قاضی سید امیر حسین صاحب 〃
۵۔ حافظ روشن علی صاحب 〃
۶۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب 〃
۷۔ مولوی فضل الدین صاحب وکیل 〃
۸۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب 〃
۹۔ میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل 〃
۱۰۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے 〃
۱۱۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری 〃
۱۲۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب 〃
۱۳۔ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل 〃
۱۴۔ مرزا محمد اشرف صاحب 〃
۱۵۔ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق قادیان
۱۶۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور 〃
۱۷۔ منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل 〃
۱۸۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم 〃
۱۹۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب وکیل ہائی کورٹ قادیان
۲۰۔ مولوی عبد المغنی صاحب 〃
۲۱۔ خان ذو الفقار علی صاحب 〃
۲۲۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل 〃
۲۳۔ چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے قادیان
۲۴۔ چوہدری حاکم علی صاحب۔ 〃
۲۵۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے 〃
۲۶۔ سید ناصر شاہ صاحب 〃
۲۷۔ پیر سراج الحق صاحب 〃

۲۸- مولوی شیر علی صاحب بی اے - قادیان
۲۹- مفتی محمد صادق صاحب ایم آر اے ایس ؍؍
۳۰- ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن ؍؍
۳۱- ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب ؍؍
۳۲- شیخ محمد حسین صاحب سب جج زیرہ
۳۳- منشی عبدالعزیز صاحب سہارن پور
۳۴- منشی عبدالخالق صاحب - مظفر نگر
۳۵- ماسٹر غلام نبی صاحب - اودھوال
۳۶- میاں عبدالغنی صاحب - سنگرور
۳۷- بابو نورالدین صاحب - راولپنڈی
۳۸- بابو فضل احمد صاحب ؍؍
۳۹- بابو الٰہ بخش صاحب کری
۴۰- ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب دھرم کوٹ بگہ
۴۱- منشی صالح محمد صاحب - علی پور
۴۲- میاں فضل داد صاحب - کھیوڑہ
۴۳- مولوی کرم داد صاحب - دوالمیال
۴۴- چوہدری غلام حسین صاحب صوبیدار بوچھال کلاں
۴۵- بابو عبدالغنی صاحب انبالہ
۴۶- ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب نیر ٹھٹھہ دانجولی
۴۷- میاں عبدالرحیم صاحب شملہ
۴۸- چوہدری غلام احمد صاحب وکیل - پاکپٹن
۴۹- حکیم ابو طاہر صاحب کلکتہ
۵۰- بابو محمد اکبر علی صاحب جلّو
۵۱- قاضی محمد رشید صاحب راولپنڈی
۵۲- شیخ جلال الدین صاحب لائل پور
۵۳- بابو عبدالمجید صاحب دہلی
۵۴- شیخ فضل کریم صاحب ؍؍
۵۵- منشی محمد عبداللہ ؍؍ سیالکوٹ
۵۶- سید عبدالحی صاحب منصوری
۵۷- سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنؤ
۵۸- مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۵۹- قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر علیگڑھ
۶۰- میاں محمد شریف صاحب E.A.C امرتسر
۶۱- چوہدری کرم الٰہی صاحب بھینی شرق پور
۶۲- میاں محمد اسحاق صاحب گجرات
۶۳- شیخ فضل الرحمٰن ؍؍ اختر بسمل ملتان
۶۴- منشی محمد اکبر خانصاحب ڈیرہ غازیخان
۶۵- حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور
۶۶- شیخ عبدالحمید صاحب ؍؍
۶۷- چوہدری ظفراللہ خانصاحب بیرسٹر ؍؍
۶۸- قاضی عبدالحمید صاحب بی اے وکیل امرتسر
۶۹- شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ
۷۰- مستری مولوی احمد الدین صاحب بھیرہ
۷۱- میاں محمد ثناء اللہ صاحب الکھنور
۷۲- میاں اکبر علی صاحب داتہ زیدکا
۷۳- شیخ فضل حق صاحب بٹالہ
۷۴- مسٹر محمد احمد صاحب بی اے وکیل کپورتھلہ
۷۵- مولوی محمد عبداللہ صاحب - ڈیرہ بابا نانک
۷۶- شیخ مشتاق حسین صاحب - گوجرانوالہ
۷۷- شیخ عبدالغنی صاحب - کنجاہ
۷۸- ڈاکٹر محبوب عالم صاحب جے پور
۷۹- سید میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن چکوال
۸۰- سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد
۸۱- سیٹھ اللہ دین صاحب ؍؍
۸۲- بابو کرم الٰہی صاحب وکیل - پٹیالہ دھوری
۸۳- سید ضیاء الحق صاحب بی اے - کٹک
۸۴- خان عبدالمجید خان صاحب - کپورتھلہ
۸۵- منشی احمد جان صاحب فیروزپور
۸۶- منشی اللہ بخش صاحب ؍؍
۸۷- میاں سلامت علی صاحب ؍؍
۸۸- منشی عمرالدین صاحب شریح
۸۹- میاں محمد نورالدین صاحب گجرات
۹۰- پیر برکت علی صاحب رتمل
۹۱- مولوی محمد ابراہیم صاحب بھرضہ منٹگمری
۹۲- مولوی عبدالغنی صاحب جہلم
۹۳- حکیم عبدالخالق صاحب - ڈیرہ غازیخان
۹۴- ڈاکٹر محمد حسین صاحب کوہاٹ
۹۵- چوہدری غلام احمد صاحب - کریام ڈاکخانہ کریم پور
۹۶- چوہدری محمد حسین صاحب - ظفروال
۹۷- حافظ غلام محمد صاحب - دھیرکے کلاں
۹۸- قریشی عبدالرحمٰن صاحب - غوث گڑھ
۹۹- حافظ نور محمد صاحب - فیض اللہ چک
۱۰۰- جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹۹ منٹگمری
۱۰۱- منشی عبدالعزیز صاحب اوجلہ
۱۰۲- منشی محمد الدین صاحب کھاریاں - تہال
۱۰۳- چوہدری غلام قادر خانصاحب لنگروعہ جالندھر
۱۰۴- شیخ غلام محمد صاحب راجپورہ
۱۰۵- میاں عبداللہ صاحب گوکھووال
۱۰۶- میاں غلام جیلانی صاحب پنام
۱۰۷- میاں برکت علی صاحب کڑیانوالہ
۱۰۸- حکیم محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹ
۱۰۹- منشی فیض محمد صاحب فیروزپور
۱۱۰- مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سندھ
۱۱۱- مولوی غلام حسین صاحب گھوگھیاٹ
۱۱۲- منشی غلام نبی صاحب بائل پور
۱۱۳- چوہدری سردار خاں صاحب مانگٹ اونچے
۱۱۴- ؍؍ محمد فضل خاں صاحب چنگا بنگیال
۱۱۵- منشی قدرت اللہ صاحب سنور
۱۱۶- منشی نبی بخش صاحب اجمیر
۱۱۷- جنرل اوصاف علیخانصاحب نابھ
۱۱۸- منشی فضل احمد صاحب خوشاب
۱۱۹- پیر حاجی احمد صاحب ہوشیارپور
۱۲۰- میاں عطاء ربی صاحب ڈلہ
۱۲۱- مولوی امام الدین صاحب سیکھواں
۱۲۲- میاں شمس الدین صاحب - کوئٹہ
۱۲۳- ماسٹر فضل الٰہی صاحب بمبئی
۱۲۴- چوہدری نذیر احمد صاحب - طالب پور بھنگوال
۱۲۵- شیخ محمد بخش صاحب بھنگالہ - ہوشیارپور
۱۲۶- مولوی رحیم بخش صاحب تلونڈی جھنگلاں
۱۲۷- میاں محمد امین صاحب شاہدرہ
۱۲۸- میاں اللہ دین صاحب ؍؍
۱۲۹- میاں غلام احمد صاحب - چندر کے - منگولے - فتح والی - میانوالی -
۱۳۰- چوہدری اللہ داد خاں - محلانوالہ
۱۳۱- میاں غلام رسول صاحب - گجرات
۱۳۲- ملک مولا بخش صاحب گورداسپور
۱۳۳- میاں غلام احمد صاحب گجرات
۱۳۴- شیخ مولا بخش صاحب ڈڈرانجھا
۱۳۵- منشی سراج الدین صاحب بیلی
۱۳۶- شیخ محمد شفیع صاحب کاٹھی پور
۱۳۷- چوہدری مہر خاں صاحب راہوں
۱۳۸- ماسٹر محمد اسماعیل صاحب جھنگ
۱۳۹- حکیم محمد قاسم صاحب [illegible]
۱۴۰- میاں امداد علی شاہ صاحب جموں
۱۴۱- میاں محمد عبداللہ صاحب سرگودہا
۱۴۲- مہر بدرالدین صاحب سارچور
۱۴۳- میاں احمد دین صاحب شیخوپورہ
۱۴۴- میاں غلام محمد صاحب امرتسر
۱۴۵- میاں محمد حسین صاحب کتووالی
۱۴۶- چوہدری عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھ
۱۴۷- میاں شیر محمد صاحب سرشت پور
۱۴۸- مرزا عبدالقیوم صاحب جمبند
۱۴۹- میاں علی محمد صاحب فیروزپور
۱۵۰- بابو عبدالرزاق صاحب کراچی
۱۵۱- بابو محمد عبداللہ صاحب فیروزپور
۱۵۲- چوہدری خیردین خانصاحب سیمگانہ
۱۵۳- ؍؍ عثمان خاں صاحب بجھیار
۱۵۴- ؍؍ شیر محمد صاحب ہیرانہ
۱۵۵- میاں مولا بخش صاحب سیکھیں
۱۵۶- میاں عبداللہ صاحب پھیرو چیچی
۱۵۷- میاں محمد یوسف صاحب پنڈی چری
۱۵۸- میاں احمد علی صاحب بازید چک
۱۵۹- میاں فیض احمد صاحب شیخوپورہ
۱۶۰- منشی برکت علی صاحب لائق - لودھیانہ
۱۶۱- سید محمد زمان شاہ صاحب بی اے وکیل ایبٹ آباد
۱۶۲- خان گل محمد خانصاحب پشاور - شبقدر
۱۶۳- منشی سراج الحق صاحب پٹیالہ

مخالفین سلسلہ احمدیہ کا رد نصف قیمت میں

غیر احمدی علماء اور پیغام پارٹی کے امراء اور مونگھیری نفر کی ساری مخالفت کو دیا برد کرنے والا ۱۵ کتابوں کا مکمل سٹ جس کی اصلی قیمت عہ ہے۔ ماہ اپریل میں بعوض نصف قیمت پر ملیگا۔ احباب جلد اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ سٹ کی تفصیل یہ ہے۔ چند دوست مل کر منگالیں تو محصول ڈاک کا فائدہ رہیگا۔ مباحثہ مونگھیر ہر سہ حصہ۔ مباحثہ مالیر کوٹلہ علماء حال کو دعوت مباہلہ و مباحثہ و حلف الہامی۔ کیفیت جلسہ یہود امت بحر حقیقت بعلم ثانی۔ التنقید۔ ازہاق الباطل محصولڈاک۔ ارسال کرنا ہے گا وی پی ملیگا ٭

المشتھر: مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

دو مکان بکتے ہیں

ایک مکان بر لب سڑک کلاں متصل ہائی سکول ایک کنال زمین میں جسمیں پانچ دکانیں جسکے زنانے مکان کی ضروریات کیلئے ایک کمرہ کلاں معہ برآمدے اور ایک کمرہ اور باورچیخانہ معہ ڈیوڑھی کے قیمت پانچہزار روپیہ دیگر مکان آٹھ مرلے زمین میں واقعہ محلہ دار الفضل بر لب سڑک جسمیں دو دکانیں اور دو کمرے زنانے معہ ڈیوڑھی کے قیمت پندرہ سو روپیہ جن اصحاب کو خریدنا منظور ہو۔ کسی اپنے خاص احباب کی معرفت خرید فرمادیں۔ کمی دلچسپی کی خط و کتابت سے معاف فرمادیں ٭

خاکسار: سید عزیز الرحمن احمدی۔ قادیان دارالامان۔

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاص کر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اسلئے کم از کم اس کی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیمگرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں۔ انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی قیمت فی صد عہ محصول عہ عزیز ہوٹل قادیان

طبی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ

آئیں کدھر ہیں آج قدردان کمال کے
کاغذ پر رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

ناظرین والاتمکین۔ قضا کا تو علاج نہیں۔ اور نہ حیات و ممات کا خالق عالم کے سوا دوسرے کے قبضہ قدرت میں ہے لیکن بغائے صحت و زندگی کیلئے ادویات کا استعمال ضروری ہے انسان کا خاصہ ہے کہ کبھی بیمار کبھی تندرست۔ اسلئے ہر ایک شخص حصول صحت و بقائے تندرستی کی خاطر ہمیشہ اسکا متلاشی ہے کہ کوئی اکسیر نسخہ مل جائے تو مشکلات حل ہو جاویں۔ اور زمانے کی نئی رفتار اور روشنی بھی اسباب پر مجبور کرتی ہے۔ کہ طب یونانی کے وقار و شہرت اور بقا کی خاطر اس کے کرشموں کا اظہار کیا جائے۔ اور نیز زمانے میں ایسے لوگوں کی کثیر جماعت نظر آرہی ہے۔ جو اسباب کی متلاشی ہے۔ کہ اگر کامل مجربات دستیاب ہو جاویں۔ تو نا اہلوں کے ہاتھوں سے بچ جاویں۔ ان خیالات کو مدنظر رکھ کر بندہ نے کمال جستجو اور برسوں کی محنت شاقہ کے بعد بفضل خدا مجربات نورانی یعنی طب الضافی چارسو صفحہ کی تالیف کی ہے جسمیں انسانی جسم کی تمام امراض نئی۔ پرانی پیچیدہ داخلی خارجی بیماریوں کی خفیہ مجرب المجرب ہزاروں نسخہ جات صدریہ مخفیہ درج کئے ہیں۔ یعنی تمام طب یونانی کا لب لباب و سرمایہ حیات و متاع زندگی کا نچوڑ لیکر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس تجربات کے بیان کردہ قواعد پر عمل کر کے انسانی دینی و دنیاوی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ انسان ہمیشہ تندرست چست و چالاک رہتا ہے۔ اس بات کو دنیا نے مانا ہوا ہے۔ کہ یونانی علاج معالجہ سے سراسر فائدہ ہے۔ نقصان کا احتمال نہیں۔ بلکہ طب یونانی جملہ علوم و فنون کی سردار ہے۔ تمام ماہرین یعنی ڈاکٹر وید۔ ہومیوپیتھک وغیرہ اس خرمن کے خوشہ چیں ہیں۔ ایسے کامل مجربات کی ایک جلد منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ اگر آپ ہزاروں روپیہ خرچ کر ڈالیں تو دوسری جگہ ایسے مجربات نسخہ جات دستیاب نہیں ہو سکینگے جو آج تھوڑے داموں اس کامل مجربات میں مل سکتے ہیں۔

قیمت فی جلد مجلد درجہ اول للعہ روپیہ درجہ دوم ہے ۔ بلا جلد ستے ٭

ملنے کا پتہ

حکیم نور محمد ولد حکیم مولوی فضل احمد مرحوم۔ مالک شفاخانہ شیر صحت

(بقیہ صفحہ ۲)

۳

دوسرے اجلاس میں ثناء اللہ اٹھا۔ پردوار پینچر والے مضمون کو دہرایا۔ حالانکہ جواب دیا جا چکا ہے۔ پھر رسل کے دستخط پر ہنسی اڑائی۔ حالانکہ اہل حدیث کا مذہب اس کے متعلق کچھ اور ہے۔ اور کہا کہ خدا کے ہاتھ میں کتنی بڑی موٹی اور لمبی قلم ہوگی۔ اور چھینٹا پھینکتا تو قادیان بہ جاتی۔ ایک طرف کہا کہ اب منذر بر وادہ رہ گیا ہے۔ کس سے مقابلہ کروں۔ دوسری طرف مانا کہ احمدی جماعت ہی کارکن اور باہمت دین کی راہ میں خرچ کرنیوالی جماعت ہے۔ پھر آخری فیصلہ کا اشتہار پیش کیا۔ اور بھول گیا۔ کہ میں لکھ چکا ہوں۔ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں ۔ اور کہا۔ کیا کلیئے پریس کے مر گئے۔ یا چلے گئے۔ جو کوئی اشتہار نہیں نکالا۔ جب لوگوں نے بے توجہی ظاہر کی۔ اور باتیں کرنے لگے۔ تو جھنجلا کر کہا۔ میں ایسے نالائق لوگوں کو وعظ نہیں سنانا چاہتا (وعظ کونسی آیت و حدیث کا مجموعہ تھا۔ ایسی لغویات تو عام بازار میں سنتے ہی رہتے ہیں) اور کہا کہ خبردار گدھوں کی طرح کیوں منہ اٹھائے ادھر دیکھ رہے ہو۔ اور بیٹھ گیا۔ ہاں یہ بھی کہا۔ میں بہائی مذہب کی کتابیں رکھتا ہوں۔ اور بہاء اللہ کا دعوی نبوت کا تھا (قابلیت شما از خاف کابل معلوم شد)

۳ اپریل

صبح صبح عطاء اللہ بخاری خلافت والا جو ۳ سال تحمید کلمہ کر رہا ہوا ہے۔ اور جس نے حوالہ کر کے امرتسر میں فساد کرانا چاہا تھا۔ آنکلا۔ اس کا لیکچر ہوا۔ اس نے پہلے تو از راہ تمسخر کہا۔ کہ شکر ہے۔ میں نے اس سر زمین مقدس کی زیارت کی۔ دربار نبی میں پہنچنا نصیب ہوا پھر کہا یہ وہ سر زمین ہے۔ جہاں سے ۹ کروڑ مسلمانوں پر کفر کے فتوے نکلے ہیں۔ (بالکل جھوٹ ہم تو مسلمان بناتے ہیں) اور کہا میں خلافت کا مسئلہ سمجھانے آیا ہوں۔ خلیفہ وہ ہے۔ جو حرم الہی۔ مدینہ منورہ کے روضہ مقدسہ اور جزیرۃ العرب کی حفاظت کرے۔ ... آپ کے مصطفے کمال پاشا اور سابق خلیفہ کرنے تھے (باقی ...)

خلافت کے معنی وہ حکومت جس میں اسلامی سلطنت ہو۔ اور شرع اسلام کا حکم چلے۔ (جیسا کہ انگورہ میں چلتا ہے۔ چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں؟ زنا کی سزا سنگساری ہے؟ عورتیں پردہ کرتی ہیں جیسی کہ خود مجدد خلافت کی بیوی) شیخ اسلام کا عہدہ موقوف اور تمام دینی مدرسوں کو بند کردیا ہے۔ اور خلافت کو اپنے تنزل کا موجب قرار دیا ہے۔) پس ترکوں نے خلافت نہیں اڑائی ان کی حکومت قایم ہے۔ (تو آپ پھر گھبرا کیوں رہے ہو۔ کہ یارو خلافت قایم کرو) ہم نے ترکوں کو تار دیئے ہیں کہ خلافت نہ چھوڑو۔ (خود ہی کہتے ہو قایم ہے۔ خود ہی تار دینے کا ذکر)

حرم محترم میں گولیاں چلیں۔ مسلمان قتل کئے جائیں۔ احمدیہ جماعت کو خوشی ہو۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) جس جگہ پر شکار منع ہے۔ وہاں مسلمان کا خون بہایا جائے۔ اس جماعت کی ان قاتلوں سے دوستی ہے (بالکل غلط رپورٹر) ہمیں اللہ نے فتح دی۔ حکومت سے ہم کبھی ہارے نہیں۔ نہ ہارنے والے ہیں۔ حکومت نے ہمیں بڑا دکھ دیا۔ یہ احمدی حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہمارے کان میں درد ہو۔ کام ہو جائے۔ تو ان کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ یاد رکھو کوئی بادشاہ دنیا میں نہیں رہیگا۔ پنچایت ہی ہوگی۔ یونانی جب ترکوں سے لڑے۔ تو در پردہ اور ہی طاقت تھی وہ اسی گورداسپور کے پنجابی نبی کے دوستوں کی توپیں کام کررہی تھیں۔ کیا پتہ ہے۔ یہیں سے ڈھل کر جاتی ہوں۔

یہاں خلافت کا مسئلہ کون بیان کرے۔ اوّل تو خلیفۃ المسیح ہیں۔ دوم انہیں پیٹ پوجا کی پڑی رہتی ہے۔ خلیفہ تو بن گئے مسلمانوں کا کیا بنایا۔ ۶۰ کروڑ پنجاب کے مسلمانوں پر فرض ہے (خلیفہ انگورہ نے کیوں نہیں اتار دیا ابھی تک تو وہاں روپیہ بھیجنے کا ہی نوٹس جاری کرتے رہتے ہو۔) اس جماعت نے اسلامی ہند کے ساتھ اور غداری کی ہے۔ ایک تار ترکوں کو دیا ہے۔ کہ اچھا کیا خلافت کا خاتمہ کردیا۔ جس کا ترک بچہ بچہ گلہ کر رہے ہیں (آپ تو کہتے ہیں۔ خلافت ترکوں نے قائم رکھی ہے پھر اس تار کی اشاعت کیسی) یہ تار اسلام آباد کا ہے۔ لاہوری پارٹی ہو۔ یا قادیانی یہ بھی اسلام کے دشمن اور ہمارے جان کے لاگو ہیں۔ یہ ڈھائی لونڈے ڈیڑھ ڈھیر دال سب مسلمانوں سے الگ ہیں۔ یہ کہتے ہیں۔ خلافت کا بیڑا غرق کردیا۔ یاد رکھو۔ کہ خلافت قایم ہے۔ اس جماعت کو کبھی حکومت نہیں ملیگی۔ یہ اپنا پیٹ پالیں۔ آخر کب تک۔ میں نبی ماننے کو تیار ہوں۔ مگر وہ نبی نہیں ہوسکتا۔ جو لڑکیوں کے پیچھے پڑا رہا ہو۔ میرے خیال میں وہ ایک خبطی شخص تھا۔ اسکے دماغ میں کسر تھی۔ چھوڑو اسکو یہ احمدی انگریزوں کی مشین کے پرزے ہیں۔ یہ پرزہ جب تک ہے۔ تمہاری خیر نہیں۔ حکومت کا دایاں ہاتھ قادیان میں ہے۔ اگر ہندوستان کے مسلمانوں پر گولی چلی۔ اگر تلوار چلی۔ تو وہ گولی یہیں سے تیار ہوئی۔ اس تلوار نے یہیں سے جلا پائی۔ یہ سات کروڑ مسلمانوں کی موت کے پیچھے پڑے ہیں۔ تم ان کا مقابلہ کرو۔ انجمن اسلامیہ کی بنیاد مستحکم کرو۔ اردگرد کے دیہاتی بھائیو تم اور اے اکالی کالی پگڑیوں والو تم بھی اس میں ہمارے معاون بنو۔

یہ بکواس حکومت اور احمدیوں کے امام کے خلاف اس شخص نے اس دریدہ دہنی سے کی۔ اور پولیس خاموش سنتی رہی۔ اس کے بعد مولوی ثناء اللہ نے ناظر دعوت و تبلیغ کا اشتہار سنایا۔ جو رات کو چھپ کر شائع ہوا تھا۔

وہو ہذا:

مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کے لئے تیار ہو جائیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے آج بتاریخ ۲ر اپریل ۱۹۲۴ء اپنے لیکچر کے دوران میں بیان کیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے جھوٹا ہونے کے متعلق قسم کھانے کیلئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ امام جماعت احمدیہ لکھ دیں۔ کہ اگر وہ سال بھر میں نہ مریں تو تمام جماعت احمدیت سے توبہ کریگی۔ ہم ان کے اس مطالبہ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ وہ بھی اسکے مقابلہ میں تمام مسلمانوں کی طرف سے اعلان کروادیں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کھانے کے بعد ایک سال کے عرصہ میں مرگئے۔ تو سب لوگ احمدی ہوجائینگے۔ اگر سب مسلمانوں کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ وہ ان کو عقیدۃً کافر سمجھتے ہیں۔ گو ہماری مخالفت کیلئے انکو بلوا لیتے ہیں تو کم سے کم جماعت اہلحدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب اعلان کردیں۔ کہ وہ سب کی سب احمدی جماعت میں داخل ہو جائیگی۔ اگر قسم کھانے کے بعد ایک سال کے عرصہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب خدائی عذاب میں مبتلا ہو گئے۔ اور موت کے گھاٹ اتر گئے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس امر کیلئے تیار ہیں۔ تو اہلحدیث کو اسبات پر آمادہ کریں۔ ہم ان کے مطالبہ کے مطابق تحریر شائع کرنے کیلئے تیار ہیں۔"

المشتہر۔ ناظر دعوت و تبلیغ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ قادیان

اسکے جواب میں کہا۔ بیچ میں قسم کھانے کیلئے تیاری تو ظاہر کی تھی۔ میں تو حیدرآباد کا قصہ سنا رہا تھا۔ اور یہ کہ دوسرے مسلمانوں کو میں کیوں ملاؤں (اہلحدیث کا ذکر سردار اہل حدیث نے نہ کیا۔ اس کے بعد بڈھا دربھنگی پھر اٹھا۔ مجسٹریٹ نے حکم دیا۔ کہ تمام لاٹھیاں چھین لی جائیں۔ چنانچہ سب دیہاتیوں سے لاٹھیاں لے لی گئیں۔ جو تین چار سو سے زیادہ ہی ہونگی۔ محمدی بیگم والی پیشگوئی پر تمسخر و استہزاء شروع کیا۔ اور کہا مرزا صاحب کا مذہب ہے۔ خدا کی عادت ہے۔ کہ خدا جھوٹ بولا کرتا ہے۔ اس پر ہم نے توجہ دلائی کہ حوالہ دکھلائیے۔ تو حوالہ پڑھا کہ صدقہ استغفار سے عذاب ٹل جاتا ہے (کیا دیوبندیوں کا یہ مذہب نہیں؟) مولوی ثناء اللہ مدد کے لئے اٹھا اور سید عبدالقادر جیلانی کا فقرہ قد یوعد و لا یوفی پیش کیا۔ (کیا یہ بتلانا مقصود تھا۔ کہ مرزا صاحب کا نہیں سید عبدالقادر جیلانی کا یہ مذہب تھا) اور کہا کہ وہ نبی نہیں ہوسکتا جو مشک و عنبر کھائے اور دن میں ۱۵-۱۵ دفعہ غذا کھائے۔ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ رپورٹر) وہ نبی نہیں ہوسکتا ہے۔ جو انگریزی دفتر میں ملازم رہا اور عمر بھر انگریزوں کی غلامی کرے (حکومت وقت سے وفاداری تو اسلامی حکم ہے۔ تمہارا کیا مذہب ہے۔ جو پولیس و فوج کی نوکری حرام ہونیکا فتوی دیتے اور پھر اسی کے زیر سایہ اپنی زندگی محفوظ ہونیکا اقرار کرتے رہے) اور کہا کہ استاد فضل شعر کہتا تھا۔ الپٹیٹی والنہیر ناد الاستر [?] حجام شوق رکھتا ہے کفگیر بار کے ساتھ۔ جب معنے پوچھے جاتے تو کہتا ابھی معنے نہیں ڈالے گئے۔ اسی طرح مرزا صاحب اپنے الہاموں کی نسبت کہتے۔ مرزا صاحب نے یا احمد اسکن انت و زوجک میں [?] اپنی تیسری بیوی محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کا ذکر کیا ہے۔ ہائے محمدی بیگم اور بڑھاپے کی امید۔ اس تمسخرانہ رویہ پر ہماری طرف سے اعتراض کیا گیا۔ کہ یہ سخت غیر شریفانہ حرکت تھی۔ غرض اسی بھانڈوں والی نقل پر جلسہ ختم ہوا۔ بڈھا دربھنگی نے اپنا پارٹ خوب پلے کیا۔ ہم اس قوم اور اس کے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)